عید کی نماز میں مقتدی کی کچھ تکبیریں رہ جائیں، تو نماز کیسے ادا کرے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-10682 تاریخ:05-05-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص نماز عید کی پہلی رکعت کی زائد تکبیروں میں سے ایک یا دو تکبیروں کے بعد شامل ہو، تو وہ شخص یہ تکبیریں کب کہے گا ؟اوراگر اس کی تینوں تکبیریں رہ جائیں اور امام صاحب نے قراءت شروع کر دی ہو یاامام صاحب کے رکوع میں جانے کے بعد شامل ہو، تو زائد تکبیریں کب کہے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃالحق و الصواب

اگر کوئی شخص نماز عید میں اس وقت شامل ہو، جب امام صاحب پہلی رکعت کی ایک، دو یا تینوں تکبیریں کہہ چکے ہوں، تو یہ شخص نماز شروع کرنے کے بعد پہلے اپنی رہ جانے والی زائد تکبیرات کہے گا، اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو، تکبیرات کہنے کے بعد پھر امام کی پیروی کرے گا، یعنی پھر خاموش ہو کر قراءت سنے گا۔

اگر امام صاحب کے رکوع میں جانے کے بعد شامل ہو ااور اسے ظن غالب ہے کہ وہ قیام کی حالت میں زائد تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ رکوع میں مل جائے گا، تو قیام کی حالت

میں تکبیریں کہے، پھر رکوع میں شامل ہو جائے اور اگر اسے ظن غالب ہو کہ زائد تکبیریں کہنے سے پہلے امام رکوع سے کھڑا ہو جائے گا، تو قیام کی حالت میں تکبیریں نہ کہے، بلکہ رکوع میں جاکر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیریں کہے، پھر اگر امام تکبیرات عید مکمل کرنے سے پہلے رکوع سے کھڑا ہو جائے، تو اب امام کی پیروی کرتا ہوا رکوع سے کھڑا ہو جائے، جو تکبیریں رہ گئیں، وہ ساقط ہو جائیں گی۔

در مختار میں ہے: ”ولو ادرک المؤتم الامام فی القیام بعد ما کبر، کبر فی الحال برأی نفسه لانه مسبوق“یعنی اگر مقتدی نے امام کو قیام میں تکبیر کہنے کے بعد پایا تو وہ فوراً اپنی رائے کے مطابق تکبیر کہے گا، کیونکہ یہ مسبوق ہے۔

مذکورہ عبارت کے تحت علامہ شامی علیہ الرحمۃ رد المحتار میں فرماتے ہیں: ”وان کان الامام شرع فی القرأة کما فی الحلیة“یعنی مقتدی نماز میں شامل ہوتے ہی اپنی تکبیریں کہے گا، اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو، جیسا کہ حلیہ میں ہے۔

مزید اسی میں فرماتے ہیں: ”أما لو أدركه راكعا فإن غلب ظنه إدراكه في الركوع كبر قائما برأي نفسه ثم ركع، وإلا ركع وكبر في ركوعه خلافا لأبي يوسف ولا يرفع يديه لأن الوضع على الركبتين سنة في محله، والرفع لا في محله وإن رفع الإمام رأسه سقط عنه ما بقي من التكبير لئلا تفوته المتابعة ولو أدركه في قيام الركوع لا يقضيها فيه لأنه يقضي الركعة مع تكبيراتها فتح وبدائع“یعنی: اگر اس نے امام کو رکوع میں پایا اور اسے ظن غالب ہے کہ وہ امام کو رکوع میں پا لے گا، تو حالت قیام میں اپنی رائے کے مطابق تکبیرات عید کہے، ورنہ رکوع کرے اور رکوع میں

تکبیریں کہے، بخلاف امام ابو یوسف کے اور رکوع میں تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ بلند نہیں کرے گا، کیونکہ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت ہے ،ہاتھ بلند کرنے کا یہ محل نہیں ہے اور اگر امام رکوع سے اٹھ جائے، تو باقی تکبیرات ساقط ہو جائیں گی ، تاکہ امام کی متابعت فوت نہ ہو اور اگر اس نے امام کو رکوع سے اٹھنے کے بعد پایا، تو اب تکبیریں نہیں کہے گا، کیونکہ (بعد میں)وہ تکبیرات سمیت اس رکعت کی قضا کرے گا۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد3، صفحہ64، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:" ولو انتهى رجل إلى الإمام في الركوع في العيدين فإنه يكبر للافتتاح قائما فإن أمكنه أن يأتي بالتكبيرات ويدرك الركوع فعل ويكبر على رأي نفسه وإن لم يمكنه ركع واشتغل بالتكبيرات عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى هكذا في السراج الوهاج ، ولا يرفع يديه إذا أتى بتكبيرات العيد في الركوع ، كذا في الكافي ، ولو رفع الإمام رأسه بعدما أدى بعض التكبيرات فإنه يرفع رأسه ويتابع الإمام وتسقط عنه التكبيرات الباقية ، كذا في السراج الوهاج، ولو أدركه في القومة لا يقضي فيها؛ لأنه يقضي الركعة الأولى مع التكبيرات "یعنی: اگر کسی نے امام کو عیدین کے رکوع میں پایا، تو تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرے، پھر اگر ممکن ہو، تو کھڑے ہونے کی حالت میں ہی تکبیرات کہہ لے گا اور رکوع میں شامل ہو جائے گا، تو ایسا ہی کرے اور تکبیرات اپنی رائے کے مطابق کہے اور اگر ممکن نہ ہو ، تو وہ رکوع میں جائے اور تکبیرات کہے امام اعظم اورامام محمد کے نزدیک، اسی طرح السراج الوھاج میں ہے اور جب وہ رکوع میں تکبیر کہے گا، تو اپنے ہاتھوں کو بلند

نہیں کرے گا،اسی طرح کافی میں ہے اور اگر مقتدی کے کچھ تکبیریں پڑھنے کے بعد امام نے رکوع سے سر اٹھالیا،تو یہ بھی سر اٹھالے اور امام کی پیروی کرے،باقی تکبیرات ساقط ہو جائیں گی،اسی طرح السراج الوھاج میں ہے اور اگر اس نے امام کو قومہ میں پایا،تو اب وہ تکبیرات نہ کہے،کیونکہ (بعد میں) وہ تکبیرات سمیت اس رکعت کی قضا کرے گا۔

(فتاوی عالمگیری،جلد1،صفحہ151،مطبوعہ پشاور)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا،تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے،اگرچہ امام نے قراءت شروع کردی ہو اور تین ہی کہے،اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں،اور اس نے تکبیریں نہ کہی کہ امام رکوع میں چلا گیا،تو کھڑے کھڑے نہ کہے،بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا،تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے،پھر رکوع میں جائے،ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے،پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا،تو باقی ساقط ہو گئیں۔"

(بہار شریعت،جلد1،صفحہ782،حصہ ب،مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

11رمضان المبارک1441ھ05مئی2020ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے